بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

060: باب 28- علم نجوم کی شرعی حیثیت۔

[(بخاری)،(مسند احمد:399/4)]

کتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃاللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور پچھلے درس میں التطیّر کے متعلق تفصیل سے بات کی اور بدشگونی اور بدفالی کے متعلق جو اہم باتیں تھیں ان کے متعلق بات کی تھی اور یہ بیان کیا تھا کہ بدشگونی کا تعلق توحید کے ساتھ کیا ہے۔

اب بدشگونی ایک ایسا عمل ہے جس سے انسان جو ہے وہ کسی کام سے رُک جاتا ہے جو اس نے کرنا ہوتا ہے یا کسی چیز کو دیکھ کر وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا یہ کام سنور جائے گا اچھا ہو جائے گا تو کتاب التوحید سے اس کا کیا تعلق ہے کسی کو یاد ہے؟ اب شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بدشگونی کا ذکر کتاب التوحید میں کیا ہے ہم پڑھ رہے ہیں کتاب التوحید اب بدشگونی کا توحید کے ساتھ کوئی تعلق ہے ؟ ہم کہتے ہیں لاالہ الا اللہ کلمۂ توحید ہے ناں اب کلمۂ توحید کہاں اور بدشگونی کہاں کوئی تعلق ہے کیا خیال ہے ؟

بارک اللہ فیک،ایک تو یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدشگونی شرک ہے "الطِّيَرَةُ شِرْكٌ" اور شرک توحید کی ضد ہے تو ایک تعلق ہو گیا۔ دوسرا، بھائی کہتے ہیں کہ توحید الوہیت کے مفہوم کے مناقض ہے۔ کیسے ؟ بارک اللہ فیک، توکل عبادت ہے اور توکل کی نفی ہوتی ہے بدشگونی سے۔ تیسری وجہ کہ بدشگونی کرنے والا اپنا دل کس سے جوڑ دیتا ہے ؟ اُن چیزوں سے جو خود مخلوق ہیں جن کو کوئی اثر نہیں ہے جو نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں۔

اس وجہ سے توحید میں کمی ہوئی کہ نہ ؟ تو توحید کے منافی ہے کہ نہیں ؟ تو کلمۂ توحید سے کوئی تعلق ہے کہ نہیں ؟ تعلق ہے۔

دیکھیں علماء کس طریقے سے توحید کی حفاظت کرتے ہیں اس کلمے کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی حفاظت کرے گا اور اس دین کی بنیاد ہے قرآن مجید اور صحیح حدیث یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے اور دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے نہیں نازل فرمائے گا بلکہ دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے ایسے

لوگ پیدا کرے گا ایسے لوگوں کو علم عطا فرمائے گا اور توفیق دے گا کہ وہ ایسا علم حاصل کریں جس سے اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت ہو سکے۔

آج کے درس میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "بابُ ما جاء فی التنجیم" علم نجوم کے متعلق شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ باب باندھا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ کئی درس پہلے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نجومی کے متعلق ایک بات کی تھی کاہن اور نجومی کہ کاہنوں کے پاس جانا اور ان کی تصدیق کرنا کفر ہے اور اگر جاتے ہیں کاہنوں کے پاس یا نجومیوں کے پاس اور تصدیق نہیں کرتے تو چالیس دن کی نماز نہیں ہے، یہ باب گزر گیا تھا۔اِس باب میں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علم التنجیم کے متعلق یہ بات باندھا ہے کہ علم التنجیم ہے کیا(علم نجوم ہے کیا)اور علم نجوم کے متعلق شریعت کا کیا موقف ہے،اور علم نجوم جو ہے اس کا توحید سے کوئی تعلق ہے یا نہیں ہے۔اب شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کو باندھا ہے ظاہر ہے کوئی تعلق ہو گا لیکن یہ تعلق جو ہے بعض لوگوں سے چھپا ہوا ہوتا ہے کہ کہاں پر علم نجوم کہاں پر بدشگونی اور کہاں پر توحید!

تو آیئے دیکھتے ہیں کہ علم تنجیم کیا ہے اور اس کے متعلق شریعت کا کیا موقف ہے۔اس سے پہلے کہ میں کتاب سے پڑھ کر شرح کروں علم التنجیم جو ہے تنجیم کہتے ہیں علم نجوم کو۔نجم کیا ہوتا ہے؟تارا۔تارے کو نجم کہتے ہیں، نجوم تارے کی جمع ہے۔تاروں کا ایک خاص علم ہوتا ہے علم نجوم کا مطلب ہے کہ تاروں پر نظر ڈال کر دیکھنا کسی خاص غرض کے لیے۔کسی خاص غرض کے لیے آپ تاروں کو دیکھتے ہیں اور اس غرض کو پورا کرتے ہیں اسے کہتے ہیں علم التنجیم۔اس تعریف میں کوئی قباحت ہے؟کوئی قباحت نہیں ہے،آپ تاروں کو دیکھتے ہیں کسی خاص غرض کے لیے تو کوئی حرج نہیں ہے اس میں۔یہ غرض کون سی ہو سکتی ہے؟

میں تاروں کو دیکھتا ہوں راستہ تلاش کرنے کے لیے قباحت ہے اس میں کوئی؟نہیں۔دوسرا شخص ہے تاروں کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی عظیم مخلوق پیدا کی ہے(تدبر کے لیے)اس میں کوئی قباحت ہے؟تیسرا شخص تاروں کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ جب یہ تارا یہاں سے وہاں پہنچے گا تو زلزلہ آئے گا کوئی قباحت ہے؟ہاں قباحت ہے اس میں۔چوتھا شخص کہتا ہے کہ تارے ہی مصیبت نازل کرتے ہیں اور تاروں کی وجہ سے ہی بارشیں ہوتی ہیں اور رحمتیں ہوتی ہیں۔

کیا یہ چاروں شخص ایک جیسے ہیں؟چاروں نے دیکھا کہ عمل کیا کیا؟عمل ایک جیسا ہے کون سا ہے؟تاروں کی طرف دیکھنا۔غرض مختلف ہے کہ نہیں؟تو جب غرض مختلف ہوئی تو حکم بھی مختلف ہوا۔آیئے دیکھتے ہیں کہ علم التنجیم کی قسمیں کتنی ہیں اور اس کا حکم کیا ہے۔

علم التنجیم کی دو قسمیں ہیں(۱)علم التأثیر۔(۲)علم التسییر۔

علم التأثیر، تأثیر اَثر سے لیا گیا ہے "اَثَّرَ، یؤثِّرُ، تأثیرا"۔

اُثَّرَ کیا ہے ؟ فعل ماضی ہے۔ ثلاثی ہے یا مزید ہے ؟ مزید ہے تین سے زیادہ ہے۔اس کا مصدر کیا بنتا ہے اُثَّرَ، یُؤثِّرُ ؟ فَعَّلَ کا کیا ہے ؟ تفعیل ہے ناں۔ اُثَّرَ کا کیا بنے گا ؟ تاثیر۔ تو علم التأثیر کیا ہے ؟ یہ وہ علم ہے جس میں تاروں کو دیکھا جاتا ہے اس غرض سے کہ تاروں کا اثر ہے مخلوقات میں، کوئی اثر ہے تاروں کا۔

یہ دو قسم کا ہے علم التأثیر جو ہے، پہلی قسم یہ عقیدہ رکھا جائے کہ تارے ہی نفع و نقصان کے مالک ہیں تارے ہی پوری کائنات میں تدبیر کرتے ہیں، اس کا حکم شرک اکبر ہے کفر اکبر ہے دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔

جس کا یہ عقیدہ ہے کہ سورج، چاند اور تارے زمین پر اثر کرتے ہیں، انسان کی قسمت کے مالک ہیں، کس کو کب موت آتی ہے کس کو کب شفاء ہوتی ہے، کب جنگ چھڑتی ہے کب جنگ میں کامیابی ہوتی ہے، کب زلزلہ آتا ہے کب اس سے نجات ہوتی ہے ، کب طوفان آتے ہیں کب نہیں آتے، یہ سارے کا سارا عقیدہ جو ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا انسان جو ہے اس نے شرک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی واحد ذات ہے جو مشکل کشا حاجت روا، نفع و نقصان کی مالک اور تدبیر کرنے والی ہے۔ زندگی و موت ، رزق، تدبیر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کسی کے ہاتھ میں بھی نہیں ہے نہ تو کسی فرشتے کے ہاتھ میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں ، نہ کسی نبی کے ہاتھ میں ہے جو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہے، اور نہ ہی کسی اور مخلوق کے ہاتھ میں ہے چاہے وہ تارا ہو آسمان کا یا کوئی زمین کا پہاڑ ہو یا کوئی اور مخلوق ہو۔ تو یہ شرک اکبر ہے دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔

شرک اکبر کیوں ہے اور کس چیز میں شرک ہے ؟ "الشرک فی الربوبیۃ" یہ شرک ربوبیت میں ہے۔ ربّ کا مطلب کیا ہے ؟ ربّ ایک لفظ ہے جس میں مختلف معنی پائے جاتے ہیں " خالق، مالک، تدبیر کرنے والا، مشکل کشا حاجت روا، نفع و نقصان کا مالک اور رزق عطا فرمانے والا" یہ جو مفہوم ہے ایک ہی لفظ میں پایا جاتا ہے اسے ربّ کہتے ہیں۔

توحید ربوبیت توحید کی قسموں میں سے ایک قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں کوئی مالک نہیں، کوئی تدبیر کرنے والا نہیں، کوئی مشکل کشا نہیں کوئی حاجت روا نہیں، کوئی زندگی و موت نہیں عطا فرماتا اللہ تعالیٰ کے سوا۔ یہ جو مفہوم ہے اسے کہتے ہیں توحید الربوبیۃ (اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا ربوبیت میں)۔ اب یہاں پر الشرک فی الربوبیۃ کیسے ہوا ؟ کہ جو اللہ تعالیٰ کا حق تھا تدبیر کا، نفع و نقصان کی ملکیت کا وہ کس کو دے دیا ؟ تاروں کو دے دیا۔ یہاں پر الشرک فی الربوبیۃ ہوا اور یہ بدترین شرک ہے۔

یہ شرک ابو جہل بھی نہیں کرتا تھا پتہ ہے آپ کو ؟ ! الشرک فی الربوبیۃ جو ہے ابو جہل نہیں کرتا تھا ابو جہل جانتا تھا کہ نفع و نقصان کا مالک نہ یہ بُت ہے نہ یہ تارے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہے۔ ابو جہل سے جو کفر جو شرک ہوا وہ شرک فی العبادۃ ہوا کہ اللہ تعالیٰ

کی عبادت بھی کرنی ہے اور بتوں کی عبادت بھی کرنی ہے، ہم پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں بتوں کو بھی پکاریں گے لات اور عزیٰ کو بھی پکاریں گے، قربانی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے لیکن پہنچ نہیں سکتی قربانی راستے میں بہت ساری رکاوٹیں ہیں تو جب اس بُت کے نام پر کریں تو یہ بُت اللہ تعالیٰ کے قریب ہماری اس قربانی کو پہنچادے گا، ہماری دعائیں رُکی ہوئی ہیں ہماری پکار رُکی ہوئی ہے، ہماری نذرونیازیں رُکی ہوئی ہیں جب تک اس بُت کے نام پر نہیں کریں گے اور یہ بُت پتھر نہیں ہیں یہ بُت شکل ہے صورت ہے پتھر کی حقیقتاً یہ اللہ کا ولی ہے یہ بُت جو ہیں یہ پتھر ہمیں نظر آتے ہیں کہ پتھر ہیں لیکن حقیقتاً اُن کے نام جو ہیں یہ اُن اولیاء کے نام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بزرگ تھے کسی زمانے میں مر گئے اس دنیا سے چلے گئے لیکن اُن کا اثر آج بھی موجود ہے، اُن کی جگہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں آج بھی موجود ہیں جب ہم اِن کا نام لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے، تو ابو جہل کی غلطی یہاں پر تھی۔ بہر حال، تنجیم کی پہلی قسم اچھی طرح سمجھ لیں علم التاثیر، علم التاثیر کی پہلی قسم کہ ان تاروں کو مشکل کشا حاجت روا سمجھا جائے شرک ہے شرک اکبر ہے۔

دوسری قسم علم التاثیر کی کہ نفع و نقصان کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے ہم یہ مانتے ہیں اس کا اقرار کرتے ہیں لیکن تاروں کی حرکت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تاروں کی حرکت سے اثر ہے زمین پر اور وہ اثر یا تو نفع بخش ہوتا ہے یا نقصان ہوتا ہے (اُس اثر سے یا تو کوئی نفع پہنچتا ہے زمین والوں کو یا کوئی نقصان ہوتا ہے) یہ جو عقیدہ ہے یہ بھی شرک ہے لیکن شرک اصغر ہے یہ چھوٹا شرک ہے۔

بڑا شرک کیوں نہیں ہے؟ شرک ہے بھی اور نہیں بھی کیسے؟ شرک ہے اس لیے کہ اُن لوگوں نے اُن چیزوں کو سبب بنایا جن کا کوئی سبب نہیں ہے اور تاروں کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے پیدا نہیں کیا جیسے میں آگے بیان کروں گا تفصیل کہ تاروں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیوں کیا ہے اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے فرمادی ہے لیکن ایک جگہ بھی نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تاروں کو اس لیے پیدا کیا گیا کہ اُن کی حرکت سے زمین پر اثر ہوتا ہے اچھا یا بُرا۔ اور یہ قاعدہ پڑھ چکے تھے ہم باب الاسباب میں کہ جس نے یہ عقیدہ رکھا یا جس کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی چیز سبب ہے کسی چیز کے لیے بغیر کسی دلیل کے یہ شرک اصغر سمجھا جاتا ہے، اور یہاں پر تاروں کی حرکت کو سبب بنایا گیا کہ زمین پر ان کا کوئی اثر ہوتا ہے۔

شرک اکبر کیوں نہیں ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کو ہی دیا کہ اصل مالک نفع و نقصان کے تارے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن تاروں کو اللہ تعالیٰ نے سبب بنایا ہے کہ ان کا اثر ہوتا ہے زمین پر۔

پہلی، دوسری صورت میں فرق ہے کہ نہیں؟ پہلی صورت تو تاروں کے حوالے سب کچھ کر دیا، دوسری صورت میں حوالے اللہ تعالیٰ کے ہے لیکن تاروں کو ایسا سبب بنایا گیا جو حقیقت میں سبب نہیں ہے وجہ نہیں ہے کہ زمین پر کوئی اثر ہوتا ہے اچھا یا بُرا، یہ

شرک اصغر ہے۔ علم التنجیم کی دوسری قسم، پہلی ہے التاثیر دوسری ہے التسییر۔"التسییر" سیر سے چلنے سے، حرکت سے ۔"سار فلان"یعنی فلان چل رہا ہے یا فلان چلا۔"سار فلان" (فلان چلا) "یسیرُ فلان" (فلان چل رہا ہے)۔

علم التسییر یہ وہ علم ہے جس سے تاروں کو دیکھ کر وقت معلوم کیا جاتا ہے یا راستہ معلوم کیا جاتا ہے یہ علم جو ہے یہ جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اس میں نہ تو شرک ہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ کفر ہے بلکہ یہ جائز عمل ہے اور بعض اوقات یہ واجب بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ فرض نماز کا وقت متعین کرنا سائے کو دیکھ کر۔ سایہ ہوتا ہے کب ہوتا ہے؟ جب سورج ہوتا ہے۔ سورج تارا ہے کہ نہیں؟ سورج بھی تاروں میں سے ایک تارا ہے اس کی حرکت کو ہم دیکھتے ہیں اور نماز کا وقت متعین کرتے ہیں تو یہ علم جائز ہے۔

یہ جو علم ہے یعنی بعض لوگ تاروں کو دیکھ کر کہتے ہیں" یار لگتا ہے بارش آئے گی" اب یہ جائز ہے کیونکہ یہ ایسا علم ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ موسم تبدیل ہو رہا ہے۔ موسمیات کے جو ماہرین ہیں وہ ان چیزوں کو دیکھ کر بتاتے ہیں کہ بارش ہونے والی ہے، اچھا بارش کب ہو گی پھر آگاہ کرتے ہیں، طوفان آنے والا ہے۔

سورج گرہن، آپ کو کئی مہینے پہلے بتا دیا جاتا ہے کہ فلان تاریخ کو سورج گرہن ہو گا۔ اب کیسے پتہ چلا؟ وہ تاروں کی حرکت دیکھتے ہیں چاند کی زمین کی اور سوج کی جب سارے ایک سمت میں آجاتے ہیں پھر سورج گرہن ہو جاتا ہے یا چاند گرہن ہو جاتا ہے۔

یہ کیسے پتہ چلا؟ ایک خاص کیلکو لیشن (Calculation) سے ہمیں پتہ چلا۔ یہ خاص کیلکو لیشن سے کیسے پتہ چلا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو جو پیدا کیا ہے ایک نظام کے مطابق پیدا کیا ہے اور وہ جو نظام ہے وہ اوپر نیچے ایک ملی (milli) برابر بھی نہیں ہوتا یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔

اس کی مثال دیکھیں میں ڈاکٹر ہوں مریض آتے ہیں میں مریض کی چند چیزیں دیکھتا ہوں جو جسم کے باہر والے حصے میں ہیں چھپی ہوئی چیز کو باہر نکال دیتا ہوں کہ یہ بیماری ہے۔ مثال کے طور پر آنکھیں پیلی ہو گئی ہیں ہم کہتے ہیں جگر میں تکلیف ہے ارے آنکھ کہاں جگر کہاں میرے بھائی آنکھ کا جگر کے ساتھ کوئی تعلق ہے؟! ہاں تعلق ہے، آپ لوگ نہیں جانتے ہم لوگ جانتے ہیں کہ آنکھ کے ساتھ جگر کا تعلق ہے جب جگر خراب ہوتا ہے تو اس کی علامت جو ہے آنکھوں میں نظر آتی ہے کہ آنکھیں پیلی ہو گئی ہیں اس کا مطلب ہے جگر میں کوئی خرابی ہے۔

کیا یہ علم غیب ہے؟ کیا یہ بُرا علم ہے؟ کیا یہ شرک ہے؟ ہر گز نہیں۔ تو پتہ کیسے چلا کہ بھئی اس کا جگر خراب ہے جگر تو چھپا ہوا ہے ؟ بطن کے اندر پیٹ کے اندر چھپا ہوا ہے آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس کا جگر خراب ہے؟ میں نے ایک علامت دیکھی ہے سائن

دیکھا ہے جسے آنکھوں کا پیلا پن کہا جاتا ہے آنکھیں پیلی ہو گئی ہیں۔ مجھے کہاں سے علم ہوا کہ آنکھیں پیلی ہونے سے جگر کے تکلیف کی وجہ بنتی ہے؟ ایک خاص علم سے جو میں نے حاصل کیا ہے میڈیسن کا علم۔

اس علم کو کہاں سے پتہ چلا؟ تجربے سے، انہوں نے دیکھا کہ جب آنکھ پیلی ہوتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ جگر خراب ہوتا ہے، جب آنکھ پیلی ہوئی پھر جگر خراب ہوا، ایک شخص، دو، دس، بیس، لاکھوں لوگوں کو جب آنکھیں پیلی ہوئیں دیکھا گیا تو جگر خراب تھا تو اس تجربے کی بنیاد پر ہم نے دیکھا ہے جگر کی خرابی سبب ہے کہ آنکھ پیلی ہو جاتی ہے۔

اسی طریقے سے علم التنجیم بھی ہے، یہ علم جو ہے ایک خاص حرکت سے یہ ہوتا ہے کہ موسم کے متعلق بتایا جاتا موسمیات کے متعلق جب بات ہوتی ہے تو یہ شرک نہیں ہے یاد رکھیں، بعض لوگ یہاں پر غلطی کرتے ہیں اس کو علم التاثیر سمجھتے ہیں۔ جب موسم کی خبر دینے والا شخص آکر یہ کہتا ہے کہ دو دن کے بعد بارش ہو گی یا ہوائیں چلیں گی (گرم ہوائیں یا ٹھنڈی ہوائیں) تو اس نے ایک چھپی ہوئی بات تو بیان کی ہے لیکن علم کے مطابق بیان کی ہے اس کا ایک اندازہ ہے اور یہ اندازہ ایک خاص نظام کے مطابق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے یہ کوئی شرک نہیں ہے یہ جائز ہے۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قَالَ الْبُخَارِيُّ" (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا) "فِي صَحِيحِهِ" (اپنی صحیح میں) "قَالَ قَتَادَةُ" (امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا) "خَلَقَ اللهُ هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ" (اللہ تعالیٰ نے ان تاروں کو پیدا کیا ہے تین چیزوں کے لیے)، (۱) "زِينَةً لِلسَّمَاءِ" (آسمان کے لیے خوبصورتی اور زینت)، (۲) "وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ" (اور شیطانوں کے لیے رجم (شہاب، آگ کے گولے))، (۳) "وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا" (اور یہ علامتیں ہیں جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے راستے کی اور وقت کی) "فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا غَيْرَ ذَلِكَ" (بس جس نے بھی کوئی اور تاویل کی ان تین کے علاوہ) "أَخْطَأَ" (تو اس نے خطاء کی غلطی کی) "وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ" (اور اپنے حق اور نصیب کو اس نے ضائع کر دیا اور ہر قسم کی بھلائی سے خود کو محروم کر لیا) "وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ" (اور اس نے ایسے اُمر کا تکلف کیا جس کا اسے کچھ علم نہیں)۔

صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے، اس روایت کو کیا کہا جاتا ہے؟ وہ روایت جو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ بیان کی جائے؟ اُثر، بارک اللہ فیک۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ وہ صحابی بھی ہو سکتا ہے، تابعی بھی ہو سکتا ہے کوئی اور بھی ہو سکتا ہے اُن کے علاوہ اسے اُثر کہا جاتا ہے۔

"حدیث" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان، قول ہو یا فعل ہو یا اقرار ہو یا وصف ہو اسے حدیث کہا جاتا ہے۔" اُثر " آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور کا کلام ہو اسے اُثر کہا جاتا ہے، یہ حدیث کی چند اصطلاحات ہیں Terminology ہے جاننا بہتر ہے۔

جب کسی روایت میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں "قال البخاري قال قتادة" اب اس کی سند میں کیا ہے؟ قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ ہیں بس۔ یہ اُثر جو ہے یہ قول ہے ایک شخص کا تابعی کا قول ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان یا صحابی کا فرمان بھی نہیں ہے۔امام قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ معروف امام ہیں اہل حدیث میں سے اور اہل سنت والجماعت کے علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے بڑے علماء میں بڑے اماموں میں شمار ہوتا ہے اور تفسیر میں ماشاءاللہ ماہر ہیں، امام قتادۃ ہیں، امام مجاہد ہیں، امام سعید بن جبیر رحمھم اللہ ہیں یہ جتنے بھی بڑے نام ہیں۔ آپ تفسیر ابن کثیر اٹھا کر دیکھیں امام قتادۃ کا، امام مجاہد رحمہا اللہ کا بہت سارا آپ کو ان کا ذکر ملے گا۔

تو اس اُثر میں وہ واضح بات بیان کرتے ہیں کہ تاروں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیوں کیا؟ تین غرض کے لیے۔ یہ تین چیزیں بیان کی ہیں کیا اپنی طرف سے بیان کی ہیں؟! ﴿وَلَقَدۡ زَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنۡيَا بِمَصَٰبِيحَ وَجَعَلۡنَٰهَا رُجُومٗا لِّلشَّيَٰطِينِ﴾(الملک:5)اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ نہیں؟(ہم نے دنیا کے آسمان کو خوبصورت بنایا تاروں سے (تو تارے آسمان کی خوبصورتی ہیں کہ نہیں؟)اور ہم نے تاروں کو آگ کے گولے کی شکل میں بھی بنایا ہے کہ آگ کے گولے نکلتے ہیں ان سے اور شیطانوں کو جلا دیتے ہیں)۔

شیطانوں کو کیوں جلایا جاتا ہے؟ کیونکہ شیطان جو ہیں جیسا کہ ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ کاہن شیطان کو بھیجتا ہے کہانت کرنے والا جو علم غیب کا مدعی ہے کہ جاؤ خبر لے کر آؤ آسمان سے۔ شیطان ایک دوسرے کے اوپر ایسے بیٹھ جاتے ہیں اور اوپر چلے جاتے ہیں آسمان دنیا تک (السماء الدنیا تک)اور وہاں پر سننے کی کوشش کرتے ہیں کہ کیا خبر ہے۔اُس اوپر والے شیطان کو جو سن رہا ہے جس نے کان دھرے ہوئے ہیں اس کا آگ کا گولہ تو لگے گا اگر آگ کا گولہ پہلے لگ گیا اس نے کچھ سنا نہیں تو جادوگر کو بھی، کاہن کو کچھ پتہ نہیں چلا اور اگر اس نے سن لیا اسے بعد میں آگ کا گولہ لگا اور اس نے نیچے والے کو بتا دیا تو پھر کاہن کو اس چھپی ہوئی چیز کا پتہ چل جاتا ہے (تو آگ کے گولے لگتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَعَلَٰمَٰتٖۚ وَبِٱلنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُونَ﴾(النحل:16)(اور تاروں کو اس لیے بھی پیدا کیا گیا ہے کہ وہ علامتیں ہیں اور ان تاروں سے ان کو ہدایت ملتی ہے راستے کی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ البقرۃ میں ﴿يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلۡأَهِلَّةِ﴾(البقرۃ:189)(چاند کے متعلق سوال کرتے ہیں)﴿قُلۡ هِيَ مَوَٰقِيتُ لِلنَّاسِ﴾(یہ وقت متعین کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں)۔

تو وقت متعین کرنے کے لیے، جگہ کو متعین کرنے کے لیے، ہدایت کے لیے، وقت کے لیے جگہ کے لیے، آسمان کی خوبصورتی کے لیے، شیطانوں کے رجم کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس لیے تارے پیدا کیے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی کوئی تاروں کا اثر ہے؟ نہیں ہے۔ کیوں؟ کیونکہ دلیل نہیں ہے۔ سبحان اللہ دیکھیں علماء کیسے مسائل بیان کرتے ہیں۔

اب امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس مسئلے کو بیان کیا تو تین چیزوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے علاوہ جس نے بھی کوئی اور اثر یا کوئی اور تاویل پیش کی تاروں کے لیے تو اس کی سزا کیا ہے؟ "أَخْطَأَ" (اس نے خطاء کی ہے) "وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ" (اس نے اپنے آپ کو اچھائی سے محروم کر دیا)۔ جب اچھائی سے محروم کیا تو بُرائی میں غرق ہوا کہ نہیں؟ اور بُرائی کتنی اس کا انتظار کر رہی ہے؟ دو بُرائیاں ہیں یا تو شرک اکبر ہے یا شرک اصغر ہے، سبحان اللہ (یہ تفصیل میں نے بیان کی ہے)۔ "وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ" (اور اس چیز کا تکلف ہے جس کا اس کو علم نہیں ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (الاسراء:36) اللہ تعالیٰ آگاہ فرماتے ہیں قرآن مجید میں (کبھی وہ بات نہ کہنا جس کا تمہیں علم نہ ہو (وہ عقیدہ نہ رکھنا جس کا تمہیں علم نہ ہو، ایسا عمل نہ کرنا جس کا تمہیں علم نہ ہو)) ﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ (بے شک ایک وقت آئے گا قیامت کے دن (سننا، دیکھنا اور سمجھنا) کان سے، آنکھوں سے اور دل سے سوال کیا جائے گا، یہ سب مسئول ہیں ذمہ دار ہیں یہ)۔

کان نے کیا سنا، آنکھ نے کیا دیکھا اور دل نے کیا سمجھا اس لیے کبھی بھی کوئی ایسی بات نہ کرنا کبھی بھی کوئی ایسا عمل نہ کرنا، کبھی بھی کوئی ایسی بدعقیدگی اپنے دل میں نہ پیدا کرنا جس کی کوئی دلیل نہ ہو، دلیل علم ہے اور بغیر علم کے جہالت ہے۔ تو دلیل میں ہمیں صرف یہ تین چیزیں ملتی ہیں اس کے علاوہ کچھ ملتا نہیں ہمیں اس لیے ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ تارے اس لیے پیدا کیے گئے ہیں بس۔

آپ کوئی معنی زینت کا لے لیں زینت زینت ہی ہے زینت کا معنی کبھی بھی اثر نہیں ہوتا، زینت ہے۔ اب زینت کو آپ کیا سمجھتے ہیں کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سورج جو ہے خوبصورت ہے، مجھے اچھا لگتا ہے جب غروب ہوتا ہے تو اس کا رنگ پیلا ہوتا ہے یا اورنج ہوتا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب سورج نکلتا ہے تو اس کی روشنی کی کرنیں جو ہیں وہ خوبصورت ہوتی ہیں مجھے اچھا لگتا ہے جب دو پہاڑوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے۔ تو یہ بھی زینت ہے وہ بھی زینت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عصر سے پہلے جب اس کی جو زیادہ چبھن ہے وہ ختم ہو جاتی ہے مجھے وہ اچھا لگتا ہے تو یہ بھی زینت ہے۔

تارے رات کو چمکتے ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی تارا وہاں پر چمک رہا ہے کوئی وہاں پر چمک رہا ہے مجھے اچھا لگتا ہے۔ چاند کبھی اتنا چھوٹا ہوتا ہے کسی کو چاند کریسنٹ کی شکل میں اچھا لگتا ہے، کسی کو ہاف اچھا لگتا ہے کسی کو پورا اچھا لگتا ہے (فُل مون اچھا لگتا ہے)۔ یہ ساری کی ساری مختلف خوبصورتیاں ہیں خوبصورتی ہر انسان جانتا ہے کہ کیا ہوتی ہے۔ اب آپ کیا سمجھتے ہیں کہ خوبصورتی کیا ہوتی ہے اس کے علاوہ؟

بھائی کا یہ **سوال** ہے زینت کا ذکر ہو رہا ہے کہ زینت میں یہ جو ہمیں نظر آتی ہے زینت اس کے علاوہ کوئی اور بھی مفہوم بنتا ہے جیسا کہ آپس میں تارے ٹکراتے نہیں ہیں وہ ایک خاص نظام کے مطابق ہیں ایک خاص بیلنس میں ہیں کیا بیلنس میں زینت ہوتی ہے؟

جواب: دیکھیں بیلنس زینت کے مفہوم میں آتا ہے لیکن یہ عقیدہ رکھنا کہ تارے اس لیے نہیں ٹکراتے کیونکہ وہ بیلنس میں یہ بات غلط ہے۔ تارے نہیں ٹکراتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ نے اس پوری کائنات میں نظام پیدا کر رکھا ہے۔

یہ تھیوری جو ہے بگ بینگ (Big Bang) کی تھیوری جو ہے یہ جتنی بھی دوسری چیزیں ہیں یہ ان لوگوں کی ایجاد کردہ ہیں اگرچہ بعض شواہد موجود ہیں قرآن اور سنت میں لیکن ان کی ہر بات بھی درست نہیں ہے یاد رکھیں کہ ملکی وے (milky way) ہے اور یہ اسٹارز ہیں بلینز آف اسٹارز (billions of stars) ہیں اور ان کا distance جو ہے کتنے لاکھوں لائٹ میل ہے!

پتہ ہے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ کوئی ربّ ہے ہی نہیں کوئی خالق ہے ہی نہیں!

جب ہر طرف billions and billions of galaxies ہیں، اَن گنت ان کے تارے ہیں اَن گنت اُن کے یہ ہیں اَن گنت اُن کے وہ ہیں تو پھر دوسرا آسمان کہاں ہے؟ تیسرا کہاں ہے؟ چوتھا کہاں ہے؟ ساتواں کہاں ہے؟ عرش کہاں ہے؟ ربّ ذوالجلال کہاں ہے؟ اُن لوگوں نے اس تھیوری سے یہ ثابت کرنا چاہا کہ خالق موجود ہی نہیں ہے!

بہت ساری غلطیاں بھی ہیں ان سے اور بعض نے اعتراف کیا ہے بعض نے اعتراف نہیں کیا ہٹ دھرمی کی وجہ سے لیکن یہ ہے کہ کیا بیلنس خوبصورتی ہے؟ بیلنس خوبصورتی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس مفہوم میں آسکتا ہے؟ آ بھی سکتا ہے اس مفہوم میں اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ گھوم رہے ہیں ایک خاص اسپیڈ میں اور صرف تاروں کی مرضی ہے جب وہ رُکیں جب وہ کریں یہ باطل عقیدہ ہے۔ تارے گھومتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے، رُکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے، یہ پوری کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتا ہے ہمارا یہ ایمان ہے۔

بھائی یہ فرما رہے ہیں تاروں کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ انسان جب دیکھتا ہے اتنے بڑے بڑے تارے ہیں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ سورج اتنا بڑا ہے اور اتنی اس کی طاقت ہے، اتنی اس میں آگ لگی ہوئی ہے کس نے پیدا کیا ہے؟ اس نے اپنے آپ کو خود پیدا

نہیں کیا، جب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی خالق کوئی اور ذات ہے جب سورج اتنا بڑا ہے تو اس کا خالق کتنا بڑا ہوگا! اور یہ وہ چیزیں ہیں جن میں تدبر ہوتا ہے۔ بات اثر کی ہو رہی ہے یعنی تدبر کا تو اللہ تعالیٰ نے خود حکم دیا ہے:

﴿اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۝۱۷ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ۝۱۸ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ۝۱۹ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ﴾ (الغاشیہ: 17-20)

یہ چیزیں ہیں کہ پہاڑوں کو دیکھو کیسے کیلوں کی طرح ہیں، زمین کو دیکھو کیسے ہموار ہے، آسمان کی طرف دیکھو، اونٹوں کی طرف دیکھو کیسے پیدا کیے گئے ہیں، یہ چیزیں جو ہیں تدبر کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ چیزیں اتنی عظیم ہیں ان میں اتنے معجزے چھپے ہوئے ہیں آیات چھپی ہوئی ہیں تو خالق کتنا عظیم ہوگا اس میں کوئی شک نہیں ہے!

اس اُثر میں جو اہم فائدے ہیں:

1۔ کہ تاروں کے خلق کی حکمت معلوم کرنا، یعنی تین حکمتیں ہیں۔

2۔ تارے آسمان کی زینت ہیں۔

3۔ تاروں سے آگ کے گولے نکلتے ہیں جو شیطانوں کو مارتے ہیں۔

4۔ تاروں سے راستہ اور وقت کو متعین کیا جاتا ہے۔

5۔ امام قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کہ انہوں نے کس طریقے سے توحید کی حفاظت کے لیے اس بات کو اس اہمیت کے ساتھ بیان کیا۔

6۔ غلط تاویل موجود ہے اور غلط تاویل سے بعض لوگ اچھائی سے محروم ہو جاتے ہیں۔

7۔ بغیر علم کے کوئی بات کرنا تکلف ہے۔

یہ جو میں فوائد بیان کر رہا ہوں عام طور پر نص جو ہوتے ہیں قرآن و سنت سے فوائد حاصل کیے جاتے ہیں پیغام جو ہیں یہاں پر پیغام نہیں ہے کیونکہ یہ ایک امام کا قول ہے لیکن اس امام کے قول میں ایسی اچھی باتیں ہیں جو ہمیں سمجھنی چاہیئں اور یہ جتنی بھی باتیں ہیں ان سب کی بنیاد قرآن مجید میں بھی اور صحیح حدیث میں بھی ہے۔ یعنی یہ امام جو ہیں ایسے بات کر رہے ہیں جیسے کوئی قرآن مجید کی آیت فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان تاروں کو اس لیے پیدا کیا ہے اور جو لوگ یہ نہیں مانتے اس کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کرتے ہیں اور کوئی اور سمجھ رکھتے ہیں، ان تاروں کے متعلق کوئی اور عقیدہ رکھتے ہیں تو اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں بہت سارے خیر سے۔

ایک سوال ہے کہ اس کی کیا مناسبت ہے کہ تارے کیوں پیدا کیے گئے ہیں اور یہ جاننا کیوں ضروری ہے ؟اور توحید سے اس کی کیا مناسبت ہے ؟ یہ تو ہم جان چکے ہیں کہ توحید الربوبیۃ کے منافی ہے، یہ عقیدہ رکھنا کہ تاروں کا کوئی خاص اثر ہوتا ہے بذات خود اچھا یا بُرا اثر اس کا کوئی اور فائدہ بھی ہے ؟ وہ تو ہے کہ علم نجوم کی پوری نفی نہیں ہے علم نجوم کی وہ نفی ہو رہی ہے جس میں یہ مقصد ہوتا ہے ورنہ علم نجوم وہ بھی تو ہے وقت متعین کرنا، وقت کو جاننا اور جگہ کو جاننا وہ تو جائز ہے، توحید سے کوئی تعلق بات ہے ؟

ایک قاعدہ ہمیشہ بیان کرتا ہوں میں "توحيد الربوبية يستلزم توحيد الألوهية" کہ توحید ربوبیت جو ہے وہ آپ کو مجبور کر دیتا ہے توحید الألوھیۃ کو ماننے پر۔

کیسے ؟ جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ تارے جو ہیں وہی نفع و نقصان کے مالک ہیں اچھائی اور بُرائی تاروں کے ہاتھوں میں ہے تو تاروں کی نزدیکی حاصل کرنے کی کوشش کرے گا یا نہیں کہ تارے مجھ سے خوش ہو جائیں ؟ جب وہ نفع و نقصان کے مالک ہیں تو خوش بھی ہو سکتے ہیں کہ نہیں ؟ ناراض بھی ہو سکتے ہیں کہ نہیں ؟ خوش بھی ہو سکتے ہیں ناراض بھی ہو سکتے ہیں۔

جب ایسی صورت ہے تو وہ کون سے عمل ہیں جو میں کر سکتا ہوں ان کو خوش کرنے کے لیے ؟ عبادات۔ عبادات میں سب سے بڑی عبادت کیا ہے ؟ پکار۔ تاروں کو پکار کر دیکھتے ہیں تارے میری مدد کریں گے، اے فلان تارے میری مدد کرنا، اے فلان تارے میں مصیبت میں ہوں مجھے نجات عطا فرما۔ تاروں کو راضی کرنے کے لیے بکرے ذبح کرتے ہیں تاروں کے نام پر!

دعا، پکار، مدد مانگنا، بکرا ذبح کرنا، قربانی دینا یہ ساری عبادات ہیں کہ نہیں ؟ اب یہ عبادت تارے تک کیسے پہنچ گئی ؟! سبحان اللہ۔ ایک چیز نے مجبور کر دیا اس عمل پر وہ کیا تھی ؟ توحید ربوبیت۔ جب تاروں کے لیے عقیدہ رکھا گیا کہ یہی نفع و نقصان کے مالک ہیں تو پھر لازماً یہ بات آنی تھی کہ عبادت بھی ان کے لیے صرف کی جائے۔

آج جب ہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ اولیاء کو نہیں پکارا جاتا، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو نہیں پکارا جاتا، فرشتوں کو نہیں پکارا جاتا، اُن کے لیے قربانی نہیں کی جاتی، اُن کے لیے کوئی عبادت صرف نہیں کی جاتی کیونکہ یہ شرک ہے تو وہ کہتے ہیں کہ "یہ کیسے شرک ہو سکتا ہے ہم نہیں مانتے"۔ دس قدم بڑھ کر بعض لوگ کہتے ہیں کہ "انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام مشکل کشا ہیں، اولیاء حاجت روا ہیں"۔

یہاں پر جب آپ ایک بزرگ کی تعظیم کریں گے حد سے گزر جائیں گے غلو کریں گے اُس کی زندگی میں یا مرنے کے بعد اور یہ عقیدہ رکھیں گے کہ جب یہ بزرگ مجھ پر راضی ہے تو میرا بیڑا پار ہے اور اگر مجھ پر راضی نہیں ہے تو میرے لیے مصیبت ہے اور اُس کو راضی کرنے کے لیے اب عقیدہ کیا ہوا ؟ مشکل کشائی کا حاجت روائی کا، نفع و نقصان کے مالک کا۔ ہو گیا کہ نہیں ؟ ہو گیا ہے

۔اب لازماً یہ بات آنی تھی کہ ان کے لیے دعا، پکار، قربانی، نذرونیاز صرف کی جائے۔ بعض لوگوں نے آگے بڑھ کر دل کے اعمال بھی کہ توکل ہے، ڈر ہے، خوف ہے، امید ہے یہ بھی بزرگوں کے حوالے کر دیا!

اب دونوں میں کوئی فرق ہے کہ ایک شخص اگر تاروں کو مشکل کشا سمجھے تو وہ کافر ہے دوسرا شخص اگر عبد القادر جیلانی رحمۃاللہ علیہ کو غوث سمجھے مشکل کشا سمجھے تو وہ مومن ہے اور موحد ہے کوئی انصاف کی بات ہے ؟! ہر گز نہیں۔یہی پیغام شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ دینا چاہتے ہیں اس باب میں دونوں میں کوئی فرق ہے ؟ کیا فرق ہے دونوں میں !

آگے شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَكَرِهَ قَتَادَةُ تَعَلُّمَ مَنَازِلِ الْقَمَرِ، وَلَمْ يُرَخِّصِ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيْهِ. ذَكَرَهُ حَرْبٌ عَنْهُمَا. وَرَخَّصَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ فِي تَعَلُّمِ الْمَنَازِلِ" (امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے منازل قمر کا علم سیکھنے کو مکروہ اور ناپسند سمجھا اور امام ابن عیینہ یعنی سفیان بن عیینہ رحمۃاللہ علیہ نے بھی اس علم کے حصول کی اجازت نہیں دی، اور امام احمد اور امام اسحاق رحمہا اللہ نے اس علم کے حصول کی اجازت دی ہے)۔

یہ علم قمر کیا ہے منازل القمر کیا ہے جس میں بعض علماء کا اختلاف ہوا ہے سلف کا اختلاف ہوا ہے ؟ ظاہر دیکھا جائے تو اختلاف نظر آرہا ہے لیکن حقیقتاً بھی دیکھیں گے کہ اختلاف نہیں ہے یہ۔

پہلی بات یہ ہے کہ منازل القمر کیا ہے ؟ منزلہ کہتے ہیں جگہ کو اور منازل منزل کی جمع ہے اور قمر کہتے ہیں چاند کو۔ چاند کی مختلف منزلیں ہیں مختلف جگہیں ہیں تقریباً اٹھائیس (28) جگہیں ہیں اٹھائیس منزلیں ہیں چاند کی، پورے سال میں تیرہ راتیں ایک جگہ پر چاند رہتا ہے، اٹھائیس کو تیرہ میں ضرب ہیں تو تین سو چونسٹھ (364) بنتے ہیں تقریباً پورے سال میں ان جگہوں کو جاننا اس کو کہتے ہیں علم منازل القمر (منازل القمر کا علم کہ چاند کی جگہوں کا علم)۔

دوسرا ہوتا ہے علم منازل النجوم، ایک تو چاند ہے دوسرے تارے بھی حرکت کرتے ہیں اُن کی بھی ایک خاص جگہ ہوتی ہے۔

اِن کو جاننے سے مراد کیا ہے ؟

اِن کو جاننے سے بعض علماء نے مراد کیا ہے کہ چاند جب کسی منزل میں ہوتا ہے تو اس منزل سے ہمیں پتہ چلتا ہے راستے کا یا پتہ چلتا ہے وقت کا تو اس بنیاد پر علم جو ہے جائز ہے اس لیے امام احمد بن حنبل نے، امام اسحاق رحمہا اللہ نے جائز فرمایا۔ لیکن دوسرا جو علم ہے جو اس سے منسلک ہے وہ علم التاثیر ہے جو منع ہے کہ جب چاند منزل نمبر تیرہ پر ہوتا ہے تو مصیبت آتی ہے، جب جگہ نمبر پندرہ پر ہوتا ہے تو مصیبت ٹل جاتی ہے۔ ایسا علم رکھنا جائز نہیں ہے شرک ہے حرام ہے اس لیے امام قتادہ نے، امام سفیان بن عیینہ رحمہا اللہ نے اسے منع سمجھا مکروہ سمجھا، یا اسے ناپسند سمجھا منع فرمایا۔

یہ تین قسمیں جو میں نے بیان کی ہیں تفصیل کے ساتھ اِن کے متعلق ہیں کہ اگر علم التاثیر ہے تو جائز نہیں ہے شرک اکبر یا اصغر ہو سکتا ہے، اگر علم التسییر ہے تب یہ جائز ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ علماء کا جو اختلاف ہوا حقیقتاً اختلاف نہیں ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی جانتے ہیں کہ علم التاثیر جائز نہیں ہے اور امام قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ بھی جانتے ہیں کہ علم التسییر جائز ہے۔ تو اس میں کوئی اختلاف ہوا؟ حقیقتاً اختلاف نہیں ہے۔ تو یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ علمائے سلف نے کس طریقے سے توحید کی حفاظت کی ہے کس طریقے سے لوگوں کو سبق دیا ہے توحید کا، سنت کی اتباع کا کہ اپنے دل کو اپنے ربّ سے جوڑ دو، اُنہوں نے کبھی بھی اپنی طرف نہیں بلایا یاد رکھیں۔

امام ابو حنیفہ ہیں، امام احمد بن حنبل ہیں، امام مالک ہیں، امام شافعی ہیں، امام سفیان بن عیینہ ہیں، امام قتادۃ ہیں، امام اسحاق ہیں، امام اوزاعی ہیں رحمہم اللہ، جتنے بھی امام ہیں کہیں پر بھی آپ نے ان سے سنا ہے یا کہیں پر انہوں نے کہا ہے کہ میرے مرید بن جاؤ آؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں کہیں بھی مجھے ایک جگہ دکھادیں؟! ہرگز نہیں، انہوں نے لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کیا اپنے ساتھ نہیں جوڑا بلکہ انہوں نے لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف موڑ دیا ہے اپنے ربّ کے ساتھ ان کے دلوں کو جوڑ دیا ہے۔

کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ولی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا؟! اگر کہتے ہیں تو خود یہیں مرتے ہیں۔ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کا ولی نہیں ہے؟! امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام شافعی رحمہم اللہ یہ اللہ کے ولی نہیں ہیں؟! انہوں نے تو کبھی کسی کی بیعت نہیں لی نہ کسی کی بیعت کی ہے۔

بیعت کے بغیر ولی ہو سکتے ہیں تو تمہیں کیا مصیبت پڑی ہے کہ بیعت کے بغیر ولی نہیں ہو سکتے! اور یہ کیسے ولی ہیں جو لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں؟! بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مشائخ صوفیہ یہ کہتے ہیں کہ "اپنے پیر کے سامنے مردہ بن کر رہ جو چاہے تجھ میں تصرف کرے"۔

آپ جانتے ہیں کہ مردہ بننے کا کیا مطلب ہے؟ مردے کو کبھی غسل دیا ہے؟ کبھی دیکھا ہے کہ غسل کیسے کیا جاتا ہے؟ غسل دینے والے کی مرضی ہے کہ اس کے ہاتھ کو سینے پر رکھے نیچے رکھے، اس کے سَر سے شروع کرے اس کے سینے سے شروع کرے، اس کے منہ کو دائیں جانب موڑے بائیں جانب موڑے۔ مردہ تو مردہ ہوتا ہے وہ کبھی اس کو روک نہیں سکتا، وہ کبھی اسے منع نہیں کر سکتا جیسے چاہتا ہے غسل کرنے والا کرتا ہے اور مردہ بس وہ کرتا ہے یا اس کے ساتھ وہی ہوتا ہے جو غسل کرنے والا چاہتا ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا کیا غلو نہیں ہے حد سے گزرنا نہیں ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے؟

اسی عقیدے پر لوگ چلتے چلتے کہاں پر پہنچ گئے ہیں بعض لوگ آج اولیاء کو مشکل کشا حاجت روا سمجھتے ہیں ! بعض لوگ علم غیب مطلق کہ غوث جو ہے اپنی ہتھیلی پر پوری کائنات کو دیکھ رہا ہے ! غوث کا لفظ بھی شرک ہے کہنا کیونکہ غوث کا مطلب ہے شدید مصیبت میں مدد کرنے والا اور یہ صرف ایک ہی ذات ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں ہے، اور اللہ کی قسم یہ عقیدہ ابو جہل کا بھی نہیں تھا کہ کوئی مخلوق غوث بن سکتی ہے قسم کھا رہا ہوں میں !

سیدنا عکرمہ بن أبی جہل رضی اللہ عنہ کا اسلام کا قصہ مشہور ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر بھاگ گئے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان کیا تھا کہ چند لوگ ہیں جن کو قتل کیا جائے اُن میں سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی موجود تھا کیونکہ ابو جہل کے بیٹے تھے اور کافی شدید تھے مسلمانوں پر سخت دشمن تھے۔ جب فتح مکہ ہوا تو بھاگ گئے حبشہ کی طرف سمند میں کشتی میں سوار ہیں جا رہے ہیں طوفان آ گیا تو ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہو گیا "اے لات ہماری مدد کر"۔ ایک بزرگ بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا "خبر دار تم کیا کہہ رہے ہو کیسے لات کو پکار رہے ہو تمہیں پتہ نہیں ہے کہ سمندر میں صرف ایک ہی ذات کام آتی ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ، یہ لات اور عزیٰ اور یہ جو ہبل وغیرہ ہیں یہ سارے خشکی کے ہمارے معبود ہیں خشکی میں یہ ہمارے کام آ سکتے ہیں یہاں پر طوفانوں میں یہ کام نہیں آتے صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرو"۔

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب یہ سنا میں نے کہا "ہماری جنگ کیا ہے محمد کے ساتھ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ بھی تو ہمیں یہی پیغام دیتے ہیں کہ ان بتوں کو چھوڑو یہ نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں یہ خود مخلوق ہیں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرو وہی ایک ہے جو مشکل کشا اور حاجت روا ہے، آج مشکل ہے میں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آج اگر اس مشکل سے میں بچ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گر کر کلمہ پڑھوں گا میں جا کر"۔ طوفان تھم گیا حبشہ کی طرف نہیں گئے واپس آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گر کر معافی مانگی اور کلمہ پڑھا کہ جس وجہ سے ہم آپ سے جنگ کرتے تھے ہمارے بزرگوں کو وہی عقیدہ ہے وہ کون سے ربّ ہیں جو خشکی میں کام آتے ہیں لیکن تَری میں کام نہیں آ سکتے !

لیکن بعض لوگ دس قدم آگے بڑھ کر کہتے ہیں کہ "نہیں، ہمارے اولیاء جو ہیں وہ تَری میں بھی کام آتے ہیں"۔ واللہ تعجب کی بات ہے میرے بھائیو ! اور عجیب وغریب قصے سناتے ہیں اللہ کی قسم یہ قصہ آج بھی کتابوں میں موجود ہے !

کرامات امدادیہ تصنیف ہے اشرف علی تھانوی صاحب کی وہ لکھتے ہیں کہ: "امداد اللہ مہاجر مکی کا ایک مرید تھا حج کے سفر کے لیے جا رہا تھا راستے میں طوفان آ گیا جب طوفان آیا تو اس نے پکارا امداد اللہ آج پتہ چلتا ہے کہ امداد امداد کیسے دیتا ہے (اپنے پیر کو پکارا

اس مشکل وقت میں، طوفان میں موت ہیں!) تو اس نے دیکھا اچانک کہ کشتی جو ہے وہ ڈوب رہی تھی تو اچانک کشتی بالکل ٹھیک ہو گئی اور جتنا طوفان تھا کشتی برقرار رہی پھر طوفان ختم ہوا اور سب بچ گئے، تو صبح کے وقت خادم آیا پیر صاحب کی خدمت کے لیے دیکھا تو کمر میں شدید درد ہے، اُس کو تعجب ہوا کہ بھئی آپ حجرے سے باہر نہیں نکلے کمر میں کیسے درد ہو گیا کوئی چوٹ لگی ہے؟! انہوں نے کہا نہیں۔ جب کپڑا اٹھا کر دیکھا کمر سے تو کمر چھلی ہوئی تھی تو عرض کی یہ کیا ہوا آپ کمرے سے باہر بھی نہیں گئے آخر یہ کیا ماجرا ہوا کیا معاملہ ہوا؟! تو نہیں بتایا، تیسری مرتبہ جب اصرار کیا تو فرمایا کسی کو بتانا نہیں میرا کوئی مرید مصیبت میں تھا مجھے پکارا میں اس کی مدد کے لیے گیا تھا اپنی کمر کے سہارے سے اس آگبوٹ (کشتی نہیں کشتی چھوٹی ہوتی ہے) کو اٹھایا میں نے آگبوٹ میں ہزاروں لوگ سفر کرتے ہیں اس آگبوٹ کو کمر کے سہارے سے میں نے ان کو طوفان سے نجات دلائی!"۔

ابو جہل کا عقیدہ یہ ہے کہ مصیبت کے وقت سمندر میں طوفان میں میں صرف ایک ہی ذات کام آتی ہے "اللہ تعالیٰ" خشکی کے دوسرے ہمارے معبود ہیں اور یہاں پر بعض کلمہ پڑھنے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ امداد اللہ مہاجر مکی آتے ہیں انڈیا سے اٹھتے ہیں اور کمر کا سہارا دیتے ہیں بحیرۂ عرب میں جا کر اور اس کشتی کو غرق ہونے سے بچا لیتے ہیں!

دیکھیں بات تلخ ہے بعض لوگ ناراض ہوتے ہیں کہ بھئی آپ یہ بات کیوں کر رہے ہو؟! بھئی آپ کی کتابوں میں ہے میں نے صرف نقل کیا ہے آپ کی کتاب سے میں نے بیان کیا ہے اور یہ قصے مشہور ہیں سارے! آج بھی کتابوں میں چھپ رہے ہیں کیا قرآن مجید ہے کہ آپ اس کو ختم نہیں کر سکتے اللہ کا کلام ہے یہ؟! کیا جواب دو گے اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن؟!

جو عقیدہ ابو جہل کا نہیں تھا آج کلمہ پڑھ کر تم لوگ ان عقائد، بُرے عقائد سینے میں چھپائے رکھتے ہو اور پھر بات کرتے ہیں کہ "یہ وہابی ہیں یہ گستاخ اولیاء ہیں" اگر یہ ہیں آپ کے اولیاء تو ہم گستاخ اچھے ہیں، اگر آپ کے اولیاء تَری میں بھی کام آتے ہیں مصیبت کے وقت، اگر آپ کے اولیاء غوث ہیں تو ہم کہیں گے یہ اولیاء نہیں ہیں، اگرچہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں اللہ تعالیٰ کے بزرگ ہیں امام ہیں عالم ہیں وہ ان سے بَری ہیں۔

اگر آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ تمہارے امام ایسے ہیں تو تم جانو اور تمہارا عقیدہ جانے ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گواہی دینا ہم ان عقائد سے بَری ہیں ہم ان سے پاک ہیں ہم ان سے دور ہیں۔

آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وَعَنْ أَبِي مُوسَى؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ" (تین ایسے لوگ ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے) (۱) "مُدْمِنُ الْخَمْرِ" (شراب خور جو شراب کا عادی بن چکا ہو) "مُدْمِنُ" کہتے ہیں عادی بن چکا ہو

۔(۲)"وَقَاطِعُ الرَّحِمِ"(قطع رحمی کرنے والا، رشتہ توڑنے والا)،(۳)"وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ" (اور جادو کو سچ اور برحق ماننے والا)۔ یہ تین وہ لوگ ہیں جن کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔اس روایت کو احمد بن حنبل نے اور ابن حبان رحمہما اللہ نے اپنی صحیحہ میں روایت کیا ہے صحیح سند کے ساتھ۔

اس حدیث میں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خبر دے رہے ہیں اور اس خبر میں آگاہی ہے کہ تین ایسے لوگوں کا میں ذکر کرنے جارہاہوں جو اتنے شدید خطرے میں کہ وہ جنت میں نہ جائیں گے،اُن کے عمل اتنے بدعمل ہیں،اُن کے اتنے بگڑے ہوئے ہیں عقائد ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جنت سے محروم کردے گا۔آخر یہ کون سے لوگ ہیں کیا عمل انہوں نے کیے ہیں؟:

1۔وہ شرابی جو شراب پینے کا عادی بن چکا ہے صبح وشام شراب کے نشے میں ٹُن ہے اسے کبھی موقع نہیں ملا اپنے ربّ کو یاد کرنے کا،ایک مرتبہ بھی موقع نہیں ملا اسے۔تو اس کے بدلے میں وہ اپنے آپ کو اس عمل کی وجہ سے جنت سے محروم کررہا ہے۔

2۔"قَاطِعُ الرَّحِمِ" ایسے لوگ جو رشتہ توڑنا جانتے ہیں اُن کا شیوا ہے اُن کا مشن ہی رشتہ توڑنا ہے۔چھوٹی سی بات کو بڑا کرنا،فتنہ پیدا کرنا،اپنا سکون تو ہے نہیں دوسروں کے سکون کو ختم کرنا خراب کرنا،اپنی زندگی اجیرن ہے دوسروں کی زندگی کو اجیرن کرنا، غیبت چغل خوری کسی بھی ذریعے سے رشتے کو توڑنا ہے۔

جو لوگ رشتے کو توڑتے ہیں آج وہ سن لیں کیونکہ شرابی تو بہت کم ہیں ہمارے معاشرے میں الحمد للہ لیکن رشتے کو توڑنے والے بہت زیادہ لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں""ہم اچھے ہیں ہم نے کیا کیا ہے ہم نے تو کچھ کیا نہیں صرف ایک چھوٹی سی بات کی تھی""۔آپ کو کیا پتہ کہ چھوٹی سی بات کے پیچھے کون سی مصیبت آنے والی تھی!اور کتنے گھر ٹوٹے ہیں، کتنی عورتوں کو طلاقیں ملی ہیں، کتنے بچے ماں باپ کے زندہ ہوتے ہوئے بھی یتیم ہیں اور یتیموں جیسی زندگی گزار رہے ہیں آپ نے کبھی imagine کیا ہے؟!

"قَاطِعُ الرَّحِمِ" یہ وہ بدکار بدترین لوگ ہیں اس روئے زمین کے اوپر جن کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت سے محروم ہیں۔

جنت سے کیوں محروم ہیں؟ کیونکہ اِن لوگوں نے بعض لوگوں کی دنیا کی جنت کا خاتمہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں ان کو آخرت کی جنت سے محروم کردیا"الجزاء من جنس العمل"(جیسا کروگے ویسا بھروگے)یہ انصاف ہے اللہ تعالیٰ کا۔

میرے بھائی رشتے جوڑنا بہت مشکل ہیں آپ کو کیا پتہ کہ رشتہ جوڑنے کے لیے کتنا صبر کرنا پڑتا ہے،کتنا درگزر کرنا پڑتا ہے بُردباری کرنی پڑتی ہے!ہم کوئی فرشتے تھوڑی ہیں جھگڑے ہوتے ہیں ایک فیملی میں جھگڑے ہوتے ہیں، باپ بیٹے کے جھگڑے ہوتے ہیں اختلاف ہوتا ہے، میاں بیوی کا اختلاف ہوتا ہے لیکن اس اختلاف میں اس جھگڑے کو بڑا کرنا بعض لوگوں کا مقصد ہی

یہی ہے۔ پتہ چلتاہے کہ یہ گھرانابہت خوش ہے یہ گھرانابہت اتفاق میں زندگی گزار رہاہے، ارے! اور میں ہوں مجھ سے نہ کوئی بھائی بات کرتاہے میرا والد مجھ سے ناراض ہے، میرے بیٹے مجھ سے ناراض ہیں، اس کے بیٹے، اس کے بھائی، اس کی بہنیں، اس کے گھر والے کیوں اس سے راضی ہیں تو کوشش کرتاہے کہ جیسے میں ذلیل اور برباد ہو گیا ہوں یہ بھی ایساہی ہو، اور چھوٹی سی باتوں کو بڑا کرنا، جھوٹ بولنا چغل خوری کرنا، آگ ڈالنااور پتہ نہیں کتنے گھر جلائے ہیں اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو لوگوں کو اسی طریقے سے گھر جلارہے ہیں! آج وہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو سن لیں کہ اگر اس عمل سے باز نہ آؤ گے توبہ نہیں کروگے تو اپنے آپ کو جنت سے محروم کر رہے ہو!

کب تک زندہ رہیں گے پانچ سال، دس سال، بیس سال آگے کیا ہے مرنا ہے کہ نہیں؟! یہ دنیا تو کٹ جائے گی یہ وقت رُکے گا نہیں نہ آپ کے لیے نہ میرے لیے اور نہ کبھی کسی نبی کے لیے وقت رُکا ہے یہ وقت چل رہاہے اور بڑی تیزی کے ساتھ چل رہا ہے اور ہم سب نے مرجاناہے لیکن موت کس حالت میں ہوتی ہے کبھی سوچاہے؟! اگر اس حالت میں مر گئے کہ تم قاطع الرحم ہو رشتہ توڑنے والے ہو یا شراب پر ہی زندگی گزاری ہے ہمیشہ نشے میں ٹُن رہتے ہو تو جنت سے محروم ہو۔

3۔ "مُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ" جادو کو سچ کہنے والا کہ جادو گر جو کرتے ہیں یہ سچ ہے یہ دھوکا نہیں ہے یہ حقیقت ہے۔

جادو گر سچے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جھوٹے ہیں، نجومی جھوٹے ہیں اگرچہ سچ بھی کیوں نہ بولیں تب بھی جھوٹے ہیں یہ لوگ۔ کیوں؟ کیونکہ اپنے ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹ باندھ دیتے ہیں اور اپنی زندگی اس طریقے سے گزارتے ہیں یہ لوگ جھوٹ کی بنیاد پر تو سچے کیسے ہو سکتے ہیں! جس نے جادو گروں کو یا جادو کو سچ سمجھا وہ جنت سے محروم ہے۔

جادو کی حقیقت یہ ہے کہ جادو موجود ہے لیکن جادو گر جو جادو کر رہاہے وہ سچ ہے وہ اچھا عمل ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیے، جادو کے ذریعے سے نجات مل سکتی ہے، جادو کے ذریعے سے موت واقع ہو سکتی ہے، ایسا عمل کرنا جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاہے کہ جو شخص کسی کاہن کے پاس جاکر اس کی تصدیق کرتاہے اس نے کفر کیا اُس کا یہ مطلب ہے، تصدیق کرنا سچ ماننا ہے تو یہ وہ سچ مانناہے جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اُس نے کفر کیاہے اور کافر پر جنت حرام ہے۔

یہاں پر جو اہم پیغام ہیں:

1۔ان تین چیزوں کو جاننااور ان سے بچنے کی ہدایت کی جارہی ہے کہ شراب پینا حرام ہے اور شراب کا ہمیشہ عادی بن جانا اس سے بڑی مصیبت ہے، قاطع الرحم اور جادو کی تصدیق کرنا۔

2۔ شراب پینا حرام ہے اور شراب کا عادی ہونا اُس سے بڑا گناہ ہے۔

3۔ رشتہ جوڑنا واجب ہے اور رشتے کو توڑنا حرام ہے اور جتنے زیادہ رشتے ٹوٹیں گے اتنی ہی حرمت بڑھتی جائے گی۔

4۔ جادو کی تصدیق کرنا حرام ہے اور جادو کی تفصیل جاننا بہت ضروری ہے کہ کب حرام ہوتا ہے کب کفر ہوتا ہے۔

5۔ شریعت کے الفاظ کو سمجھنا بہت ضروری ہے "لَا يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ" کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ وہ کافر ہیں کفرا کبر ہیں دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، جنت میں داخل نہیں ہوں گے کا مطلب یہ ہے کہ جنت کی محرومی جو ہے وہ ہمیشہ کے لیے نہیں ہے وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگتیں گے جہنم میں بعد میں جا کر جنت میں جائیں گے اور لمبا عرصہ جو جہنم میں گزاریں گے اُن کو یوں لگے گا کہ جنت ہم پر حرام ہے۔

6۔ خوارج کا رد جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہ کرنے والا کافر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور آج اسی باطل عقیدے کی وجہ سے مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔

خود کش حملے ہوتے ہیں بم بلاسٹ ہوتا ہے دسوں جانیں چلی جاتی ہیں سینکڑوں جانیں جا چکی ہیں جن میں چھوٹے بچے بھی شامل ہیں، بوڑھے بھی شامل ہیں، بزرگ بھی شامل ہیں، عورتیں بھی شامل ہیں، درند اور پرند بھی شامل ہیں، مر جاتے ہیں جل جاتے ہیں سارے اور کہا جاتا ہے" یہ تو کافر ہیں "۔ارے یہ کافر کیوں ہے ابھی مسجد سے نکلا ہے مسجد میں تم نے خود کش حملہ کیا ہے ؟! کہتے ہیں یہ کافر ہے۔ یہ کافر کیوں ہے ؟ کیونکہ یہ حکومت کا ساتھ دیتے ہیں اور حکومت کافروں کا ساتھ دیتی ہے کافر کا ساتھی کافر ہے اور حکومت کا ساتھی کافر ہے۔إنا لله وإنا إليه راجعون۔

اس سے بڑی مصیبت کوئی آئے گی امت پر کہ بغیر کسی دلیل کے یا بغیر کسی سند کے بغیر حجت کے فلان شخص کافر ہے بس کافر ہو گیا! تمہیں کس نے کہا کہ کافر کا دوست کافر ہے اس کی تفصیل تم جانتے ہو ہوتی کیا ہے ؟

الولاء والبراء کا مسئلہ جانتے ہو ہوتا کیا ہے ؟

دوستی اور دشمنی کا معیار کیا ہے جانتے ہو؟

کب کوئی مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہوتا ہے نواقض اسلام تم جانتے ہو کیا ہے ؟ مرتد ہوتا کون ہے تم جانتے ہو کیا؟

جب شریعت کا بنیادی علم نہیں ہے میرے بھائی واللہ جوان ہیں پندرہ، بیس، بائیس سال عمر ہے خود کش حملہ کرتے ہیں اور جب بعض پکڑے جاتے ہیں پوچھا جاتا ہے اُن سے کہ تم لوگ یہ کیوں کر رہے ہو ؟ کہتے ہیں"ہم جنت کو حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں"۔ شادی کیوں نہیں کی ؟"ہمیں اس دنیا کی شادی سے کیا حور انتظار کر رہی ہے ہمارا ہم نے دنیا کی عورت سے کیا کرنا

ہے ہم تو حوروں کے طلب گار ہیں"۔ارے چھوٹے بچے بھی تو مر جاتے ہیں ان کا کیا قصور ہے؟!" یہ بھی کافر ہیں"۔ارے ہو سکتا ہے بڑے ہو کر تمہاری طرح مجاہد بن جائیں جس کو تم جہاد کہتے ہو، تمہاری طرح خود کش حملہ آور بن جائیں۔کہتے ہیں "نہیں یہ بھی کافر ہیں جب کافر کے گھر میں پرورش حاصل کریں گے یہ بھی کافر ہیں یہ مسلمان نہیں ہیں"۔تو پھر مسلمان کون ہے؟"وہ جو میران شاہ میں جہاد کر رہے ہیں وہ مسلمان ہیں باقی کوئی مسلمان نہیں ہے،جو جہاد کر رہے ہیں مسلمان ہیں جو آج جہاد نہیں کر رہے وہ سارے کے سارے کافر ہیں"۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔کیا امت میں اتنے بُرے دن کبھی آئے تھے ؟!ایسے لوگ آج موجود ہیں جو مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہیں اور میرے بھائیو مساجد کے اندر کرتے ہیں!

ایک شخص سے انٹرویو لیا گیا وہ بے چارا بھاگ گیا تھا کہتا ہے کہ گرنیڈ پھینکا ہمارے اوپر نماز پڑھتے ہوئے اور جو بچے گولیوں سے ان کو نشانہ بنایا ہے گولیوں سے ان کو قتل کیا ہے!میرے بھائی یہودی یہ کام کرتے ہیں؟!فلسطین میں کبھی دیکھا ہے یہودی داخل ہوا ہے اور مسلمانوں کا قتل عام کیا اور مسجد کے اندر جا کر گرنیڈ بھی پھینکے بم بھی پھینکیں جب دیکھا کہ نہیں مر رہے سارے اپنے آپ کو اڑا دیا ہو؟!

کیسے مسلمان ہیں یہ اللہ تعالیٰ کو جواب کیا دیں گے قیامت کے دن؟ یہ مرنے والے نہیں ہیں کیا؟!اگر آج اپ اپنا محاسبہ نہیں کریں گے تو کب یہ محاسبہ کریں گے اپنا؟!اللہ کے گھر بھی ان سے نہیں بچے اللہ کے گھر بھی ان سے محفوظ نہیں ہیں!سوائے یہ کہ ہم یہ إنا لله وإنا إليه راجعون کے کیا کہہ سکتے ہیں نصیحت کر رہے ہیں صبح وشام،ان کی عقلیں نہیں ہیں دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔

کون سے تالے کون سے پردے ہیں یہ؟ یہ وہ پردے ہیں یہ وہ کالک ہے نافرمانیوں کی قتل کی اور بدعقیدگی کی کہ اب ان کو حق کا راستہ حق نظر نہیں آتا حق باطل بن گیا اور باطل بن گیا،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ﴾جب ان کو کہا جاتا ہے کہ فساد نہ کرو﴿قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ﴾کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں (بھئی ہم تو مجاہد ہیں ہم کہاں فساد کرنے والے ہیں)﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرۃ:10-12)یہی سب سے بڑے فساد کرنے والے ہیں ان کو شعور بھی نہیں۔کتنی بُری بات ہے میرے بھائیو کہ فسادی فساد کرے اور اسے شعور بھی نہ ہو یہ بُری بات ہے اس سے بڑھ کر بُری بات یہ ہے کہ فسادی فساد کرے اور اُس فساد کو اچھائی سمجھے۔اس سے بڑی بدبختی کوئی ہے؟!

ان شاءاللہ اس کے متعلق ایک خاص درس ہو گا ﴿فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ﴾ (دلوں کی بیماریاں) اس پر ان شاءاللہ عنقریب ایک خاص درس ہو گا جگہ اور وقت متعین کیا جائے گا ان شاءاللہ آگاہ کروں گا میں کہ دل کی بیماریاں کون سی ہیں اُن میں سے ایک پر میں فوکس کروں گا یہ جو فساد کرتے ہیں اور اس فساد کو اصلاح سمجھ کر فساد کرتے ہیں، یہ بیماری کیوں آئی ہے، کب آئی ہے اس بیماری کا علاج کیا ہے ان شاءاللہ تفصیل سے بیان کریں گے۔

سوال: بھائی کا یہ سوال ہے کہ جب چاند گرہن کو متعین کیا جا سکتا ہے کیلکولیشن اور حساب کے ذریعے سے تو پھر ایک بڑا مسئلہ ہوتا ہے خاص طور پر یورپ اور امریکہ میں وہاں پر چاند کوئی دیکھتا نہیں عید کا یا رمضان کا چاند وہاں پر اختلاف زیادہ ہوتا ہے تو ہم اس کیلکولیشن کے ذریعے سے کیوں نہ متعین کر لیں تاریخ کو یعنی کب رمضان شروع ہوتا ہے اور کب عید شروع ہوتی ہے؟

جواب: پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے یہاں پر اور فرمان ہمارے لیے دین ہے "صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ" (رمضان کا روزہ رکھو چاند کو دیکھ کر اور عید کرو چاند کو دیکھ کر)۔ یہاں پر چاند کو متعین کیا گیا ہے اگر یہ حکم نہ ہوتا تو کیلکولیشن کر لیتے ہم لوگ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین کر دیا ہے کہ چاند کو ہی دیکھ کر کرنا ہے اور یہ دیکھا گیا ہے کہ کیلکولیشن میں فرق آ جاتا ہے اور کئی مرتبہ فرق آیا ہے۔

تو عبادات کا قیام کیونکہ رمضان ارکان اسلام میں سے ہے رمضان کا روزہ رکھنا اور عید منانا آپ جانتے ہیں کہ یہ بھی دین کا شریعت کا ایک حصہ ہے عظیم حصہ ہے تو ان میں غلطی کرنا جان بوجھ کر جب آپ کے پاس ایک ذریعہ ہے اور واضح ذریعہ ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے چاند کو دیکھنا تو اس کو چھوڑ کر دوسرے alternate کی طرف نہیں جا سکتے جب تک ہمارے پاس کوئی دوسری دلیل نہ ہو۔

چاند گرہن سے ہماری عبادت کا کوئی تعلق ہے؟ روزے سے، نماز سے کوئی تعلق ہے کہ چاند گرہن ہوا تو ہم نے نماز پڑھ لی؟ چاند گرہن کو متعین کرنا تب ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں آنکھوں سے اگر یہ خبر نہ دیں ہمیں، بالفرض ہمیں یہ لوگ خبر نہ دیں کہ کس تاریخ کو چاند گرہن ہوتا ہے تو آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ نہیں؟ اگر نہیں دیکھا اور بادل تھے اور نماز نہیں پڑھی کوئی گناہ ہے؟ نہیں ہے کوئی گناہ۔ لیکن رمضان کا روزہ رکھنا اور چاند گرہن ہونا کیا دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس لیے اُس کے احکام الگ ہیں اِس کے احکام الگ ہیں۔

کلینڈر جو چھپے ہیں میرے بھائی وہ سورج کی حرکت سے، آپ دیکھیں کلینڈر جو ہے وہ چھپے ہیں کیلکولیشن کے اعتبار سے کوئی شک نہیں ہے لیکن سورج کی حرکت سے دیکھا گیا ہے یہ ہرگز نہیں ہے کہ سورج کی حرکت سے سایہ کب کتنا ہو گا، کہاں ہو گا اس کے

مطابق ہے؟ اس کے مطابق ہے یہ لیکن آسانی یہ کر دی گئی ہے کہ کلینڈر کو آپ دیکھیں کس وقت نماز کا آغاز ہوتا ہے آذان کا وقت کیا ہو گا آپ کے لیے آسانی ہو گئی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا ہم متعین کر سکتے کہ نہیں؟ متعین کر سکتے تھے گھڑی کے ذریعے سے یا لکڑی رکھیں آپ وہاں پر میدان میں اور دیکھیں کہ کتنی اس کی لینتھ (length) ہے شیڈو کی (سائے کی) آپ متعین کر سکتے ہیں۔

تو یہاں پر ہم متعین کر رہے ہیں ایک موجود چیز ہے جو پہلے سے موجود ہے کوئی نئی چیز ایجاد نہیں کر رہے ہم لیکن کیلکو لیشن میں غلطی ہو سکتی ہے اس میں غلطی نہیں ہوتی۔ اس لیے دیکھیں کیلکو لیشن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھی کہ نہیں تھی؟ کیلکو لیشن تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی تھی کیونکہ علم التنجیم پرانا علم ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی متوجہ کسی کو نہیں کیا اگر اس میں خیر ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیتے کہ بھئی ٹھیک ہے اگر کسی کو مشکل پیش آجائے تو تارے یہ علم جو ہے التسییر کا اس کو جان لینا سمجھ لینا اس کے مطابق عمل کرنا۔ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وہ راستہ دکھایا ہے جس میں دو رائے مختلف ہو نہیں سکتیں سورج اور چاند کو دیکھنا۔ واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

وہ زینت میں ہے روشنی زینت نہیں ہے؟ ! ہاں زینت میں ہے اور یہ یہاں پر جو ہے کہ تین کے علاوہ یعنی کوئی بھی بدعقیدگی نہیں رکھنی ان کے علاوہ جو بھی بدعقیدگی ہے ان کے متعلق۔ بدعقیدگی ہر دور میں پھیلی ہوئی ہے پتہ ہے آپ کو؟ بدعقیدگی جو ہے تاروں کے متعلق ہر دور میں ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں تاروں کو پوجا جاتا تھا اور اسی طریقے سے جاہلیت میں بھی تاروں کی اہمیت رکھتے تھے تو ان سے آگاہ ہم کیا جا رہا ہے کہ ان سے بچو یہ غلط عقائد ہیں۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس [(060. کتاب التوحید)] سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio